بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۳ محرم ۱۳۹۶ھ ۲۶ صلح ۱۳۵۵ ہش ۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء	نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تا حال ربوہ سے باہر تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق گذشتہ شب بذریعہ فون مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ٹانگ میں درد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

جماعت ہائے احمدیہ کے امراء اضلاع سے گذارش ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی وصولی کے لئے ہر ضلع کے امیر صاحب پر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ضلع کے تمام وعدہ کنندگان کے متعلق یہ خیال رکھیں کہ ان سے وصولی باقاعدہ مرحلہ وار ہوتی رہے۔ کیا آپ اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا فرما رہے ہیں؟ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اسے اب پورا کر دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہفتہ قرآن مجید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ علوم قرآنی کی ترویج و اشاعت اور قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب و تلقین کے لئے مورخہ یکم فروری ۱۹۷۶ء سے "ہفتہ قرآن مجید" منایا جائے گا۔ اس ہفتہ میں تمام احباب جماعت کو باحسن طریق قرآن مجید کی عظمت شان ذہن نشین کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

جملہ امراء صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں پورے اہتمام اور توجہ سے ہفتہ منانے کا اہتمام فرمائیں۔ اس ہفتہ میں تقاریر کے لئے مندرجہ ذیل عناوین تجویز کئے گئے ہیں:۔

(۱) تلاوت قرآن مجید کے آداب
(۲) ترجمہ قرآن مجید سیکھنا ضروری ہے۔
(۳) قرآنی احکام دربارہ عبادات
(۴) حسن معاشرت اہل خانہ اور قرآن مجید
(۵) یتیموں کی خبر گیری اور قرآن مجید
(۶) مالی جہاد کے قرآنی احکام

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی ہستی نہیں جس کی طرف انسان توجہ کرے اور کچھ مانگے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشق الٰہی کے نتیجہ میں وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا

"بجز خدا تعالیٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہیں ہے جس کی طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عشق محمد علی ربہ یعنی محمد اپنے رب پر عاشق ہو گیا صلی اللہ علیہ وسلم۔

حقیقت میں انبیاء علیہم السلام کو جو شرف ملا اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے۔ اور اگر کوئی پا سکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے جس مکہ سے آپ نکالے گئے تھے اسی مکہ میں ایک شہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے۔ قوم اور برادری نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ایذا رسانی کا باقی نہیں چھوڑا لیکن جب خدا تعالیٰ ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور نبیوں اور رسولوں کی زندگی اس پر گواہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس لئے وہ نہیں مرتے جب تک کہ ان کی مرادیں پوری نہ ہو جائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھ لوں کہ جہاں ہزاروں بت پوجے جاتے ہیں وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچو اور مکہ کے اس انقلاب کو دیکھو کہ جہاں بت پرستی کا اس قدر چرچا تھا کہ ہر ایک گھر میں بت رکھا ہوا تھا آپ کی زندگی ہی میں سارا مکہ مسلمان ہو گیا اور ان بتوں کے پجاریوں ہی نے ان کو توڑا اور ان کی مذمت کی۔ یہ حیرت انگیز کامیابی یہ عظیم الشان انقلاب کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں آتا جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا۔ یہ کامیابی آپ کی اصلی وجہ کی قوت قدسی اور اللہ تعالیٰ سے شدید تعلقات کا نتیجہ تھا۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ صلح ۱۳۵۵ ہش
۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء

مامورینِ الٰہی کا آخری اور انتہائی کامیاب حربہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنے مبعوث کردہ بعض رسولوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرکے اور بعض جگہ تمام رسولوں کا اکٹھا ذکر کرکے اِس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اُس نے جتنے بھی رسول دنیا میں بھیجے انہیں نہایت محکم اور پختہ دلائل و براہین کے علاوہ صداقت کے کھُلے کھُلے نشان دے کر بھیجا۔ اِس کے باوجود جن قوموں کی طرف اُنہیں بھیجا گیا تھا ان میں سے چند سعید روحوں کے سوا باقی لوگوں نے نہ محکم اور پختہ دلائل کا ہی کوئی اثر قبول کیا اور نہ صداقت کے کھُلے کھُلے نشانوں کو ہی وہ خاطر میں لائے بلکہ ہٹ دھرمی سے کام لے کر وہ تکذیب اور مخالفت پر اڑے رہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ رسولوں اور اُن پر ایمان لانے والوں کو دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے میں انہوں نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

آخر جب رسولوں نے دیکھا کہ ان لوگوں پر اتمام حجت ہو جانے کے باوجود نہ دلائل کا ہی کوئی اثر ہوتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں کا یہ کوئی اثر قبول کرتے ہیں تو وہ حقِ تبلیغ ادا کرنے اور حجت تمام کرنے کے بعد آخری چارۂ کار کے طور پر صرف دعا پر ہی اکتفا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ التجا کرتے چلے گئے کہ وہ خود ہی اپنا فیصلہ نافذ کرکے دُنیا پر آشکار کرے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ اور اِس طرح حق کو غالب کر دکھائے حقیقت یہ ہے کہ مامورینِ الٰہی کا آخری ہتھیار اور آخری چارۂ کار دُعا ہی ہوتا تھا اور دُعا کے ذریعہ ہی اُنہیں اپنے مشن میں کامیابی ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے سورۂ ابراہیم میں قوم نوحؑ، عاد و ثمود اور ان کے بعد آنے والی اقوام اور ان کی طرف مبعوث ہونے والے رسولوں کا یکجائی طور پر ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے کہ تمام رسولوں کو بالآخر محض دعا اور اس کی قبولیت کے نتیجہ میں ہی آخری کامیابی اور فتح نصیب ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے کھُلے کھُلے نشانوں کے ظہور اور ان قوموں کی طرف سے ان نشانوں کے انکار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

(ابراہیم آیت ۱۰)

ترجمہ:- ان کے پاس جب ان کے رسول (ہمارے) روشن نشان لے کر آئے تو انہوں نے ان کی بات نہ مانی اور کہا جس (تعلیم) کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اس کا ہم نے انکار کر دیا ہے اور جس بات کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ان رسولوں نے دلائل کے ساتھ انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا ذکر کرکے ان پر واضح کیا کہ جس خدا کی طرف ہم تمہیں بلا رہے ہیں اُسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ اگر تم اُس کی ہستی پر ایمان لا کر ہمارے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کرو گے اور اس کے حکموں پر عمل پیرا ہو گے تو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں اپنے فضلوں سے نوازے گا۔ جس طرح وہ روشن نشانوں کو خاطر میں نہ لائے تھے اسی طرح دلائل و براہین کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اُلٹا یہ مطالبہ کرنے لگے کہ ہماری مرضی کے مطابق نشان لا کر دکھاؤ تب ہم مانیں گے کہ ہاں تمہیں خدا نے ہی بھیجا ہے۔ اس پر رسولوں نے ان سے کہا ہم تو تمہاری ہی طرح کے بشر ہیں۔ یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ اللہ کے حکم کے سوا تمہارے پاس کوئی نشان لائیں۔ اس پر انہوں نے استہزاء کا طریق اختیار کرتے ہوئے ان رسولوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچانی شروع کر دیں اور مظالم ڈھانے پر اُتر آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے ان مظالم اور اذیتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(ابراہیم آیت ۱۴)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہوں نے (اپنے زمانہ کے) رسولوں سے کہا ہم تمہیں ضرور اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم (مجبور ہو کر) ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے (تو ان تکلیفوں سے بچ سکو گے) اس پر ان کے رب نے اُن پر وحی نازل کی ہم ان ظالموں کو یقیناً ہلاک کر دیں گے۔

خدائی نشانوں اور دلائل و براہین کے ذریعہ پیغامِ حق کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا اور جو اذیتیں رسولوں کو دی جاتی تھیں، جو مظالم اُن پر ڈھائے جاتے تھے وہ اُن پر صبر کرتے چلے گئے۔ آخر جب رسولوں نے دیکھا کہ یہ لوگ نہ دلائل سے قائل ہوتے ہیں اور نہ نشانوں کا ہی کوئی اثر قبول کرتے ہیں اور نہ مظالم ڈھانے سے ہی باز آتے ہیں تو انہوں نے یہ دیکھ کر کہ ان پر اتمام حجت ہو چکا ہے انہیں سمجھانے کی کوششیں ترک کرکے دعاؤں پر زور دینا شروع کر دیا اور خدائی فیصلہ کا انتظار کرنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعائیں قبول فرما کر ایسے حالات پیدا کئے کہ رسول اشاعتِ حق کے مقصد میں کامیاب اور منکرینِ حق، حق کو مٹانے کے منصوبوں میں ناکام ہوتے چلے گئے اور اس طرح حق بالآخر غالب آکر رہا چنانچہ اللہ تعالیٰ رسولوں کے نہایت مؤثر آخری ہتھیار اور آخری چارۂ کار کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ (ابراہیم آیت ۱۶)

ترجمہ:- اور انہوں نے (یعنی رسولوں نے) اپنی فتح کے لئے دعا کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک سرکش اور حق کا دشمن ناکام ہو کر رہا۔

تمام گذشتہ رسولوں کو پیش آنے والے ایک جیسے واقعات کا یکجائی طور پر ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے یہ باور کرایا ہے کہ جب بھی ہم اصلاحِ خلق اور غلبۂ حق کے لئے کھڑا کرتے ہیں وہ اور اس کے ساتھی دلائل و براہین اور ہماری طرف سے ظاہر ہونے والے نشانوں نیز دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ لوگوں کو راہِ راست کی طرف لانے میں ہر ممکن کوشش کرتے ہیں لیکن لوگوں کی طرف سے حق کی مخالفت اور مظالم کا سلسلہ کسی صورت ختم نہ ہونے پر بالآخر وہ دلائل و براہین پر زور دینے کی بجائے آخری ہتھیار اور آخری چارۂ کار کے طور پر محض دُعاؤں پر زور دینا شروع کر دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے اِس یقین پر پختگی سے قائم ہو جاتے ہیں کہ اُن کا خدا انہیں کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا چنانچہ بالآخر اُن کی دعاؤں کی قبولیت کا وقت آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کا ثبوت دیتے ہوئے حق کو غالب کر دکھاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صداقتِ اسلام کے نہایت محکم دلائل اور درخشندہ نشانوں کے ساتھ بھیجا تھا۔ آپ نے رُوئے زمین پر بسنے والی ہر قوم کو اسلام کی طرف دعوت دی اور خدا تعالیٰ کے حکم سے صداقت کے لاکھوں نشان دکھائے لیکن ہر قوم نے اس دعوت کا مذاق اُڑایا اور آپ کے ساتھ استہزاء اور ظلم کا طریق روا رکھا۔ اس پر آخر وہ وقت آگیا کہ آپ نے آخری حربہ یعنی دُعا پر زور دینے پر اکتفا کیا اور اپنے متبعین کے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ وہ یہ یاد رکھیں کہ رُوئے زمین پر اسلام کا آخری اور دائمی غلبہ دلائل اور نشانوں کے ساتھ نہیں بلکہ دُعا کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے وہ دعا کرنے میں کبھی سُست نہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے ۸ر فروری ۱۹۰۴ء کو بوقتِ سیر اپنے احباب کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

”میں دیکھتا ہوں کہ یہ زمانہ اِس قسم کا آگیا ہے کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جن کے واسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں ورنہ دلائل کی پرواہ ہی نہیں کی جاتی اور قلم کام نہیں دیتا۔ ہم ایک کتاب یا رسالہ لکھتے ہیں مخالف اس کے جواب میں لکھنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دُعا سے آخری فتح ہوگی اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو اُن کا آخری حربہ دُعا ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ یعنی جب ایسا وقت آجاتا ہے کہ انبیاء و رسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو پھر وہ صرف دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا اس سے بھی مسیح موعود کی دعاؤں کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ نزول از آسمان کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اُسے رد نہیں کر سکتا۔ آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جائے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اُس کو ہلاک کر دیں گی۔“ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۴)

حضور علیہ السلام کے اِس اور اس جیسے دوسرے ارشادات کی روشنی میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دُنیا میں غلبۂ اسلام کے لئے اتنی دُعائیں کریں اتنی دُعائیں کریں کہ مجسم دُعا بن جائیں۔ جب ہماری دُعائیں اِس نقطہ پہ پہنچ جائیں گی خدا تعالیٰ ہر روک کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور حق کو غلبہ عطا فرمائے گا۔ یہ غلبہ آخری اور دائمی ہوگا اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

جماعتِ احمدیہ کا عربوں کی تائید میں نمایاں کردار

عرب پریس کا شاندار خراجِ تحسین

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

(۲)

عرب ممالک میں اس مضمون کی اشاعت کی گئی۔ شام لبنان کی مشہور شخصیتوں، وزراء پارلیمنٹ کے ممبروں، مختلف کالجوں کے پروفیسروں، مختلف وکلاء، سیاسی اور مذہبی لیڈروں کو یہ مضمون ارسال کیا گیا۔ اخبارات نے اس پر تبصرہ کیا۔ شامی ریڈیو نے اس کا خلاصہ نشر کیا چنانچہ دمشق کے اخبارات میں سے الیوم، الف باء، الکفاح، الفیحاء، الاخبار، القبس، النصر، النقطة، صوت الاحرار، النهضة اس ٹریکٹ کے مندرجات کو مستحسن قرار دیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

اس جگہ ہم صرف تین اخبارات کے عربی اقتباسات قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اخبار النهضة دمشق ۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء کو رقمطراز ہے:۔

"اهدانا السيد ميرزا محمود احمد كراسة صغيرة تحتوي على الخطاب الذي القاه في لاهور (پاكستان) يدعو فيها المسلمين الى الاتحاد والعمل الحاسم لانقاذ فلسطين من انياب المجرمين كما انه يهيب بابناء الباكستان البررة ان يبادروا الى مساعدة عرب فلسطين بالمال ويذكرهم بالرسول الكريم (ص) مستشهداً بآيات شريفة يحض فيها المسلمين ان يقفوا صفاً واحداً امام سيل الصهيونية المجرمة التي تؤيدها كل من امريكا وروسيا الشيوعية لمصالح وغايات في نفسهما ويدعوهم ان لا يتوانوا وان يجعلوا نصب اعينهم ما يمليه عليهم الواجب من الجهاد في سبيل الاسلام والمسلمين وهي خطبة جيدة ودعاية حسنة لفلسطين والمسلمين ندعو الله ان يحقق آمالنا واماني العذاب في سبيل ديننا القويم والله من وراء القصد۔"

ترجمہ: ہمیں ایک ٹریکٹ موصول ہوا ہے جو جناب مرزا محمود احمد صاحب کے ایک لیکچر پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے لاہور پاکستان میں دیا ہے اس لیکچر میں لیکچرار نے تمام مسلمانوں کو دعوتِ اتحاد دی ہے اور صیہونی مجرموں کے چنگل سے فلسطین کو نجات دلانے کے لئے ٹھوس اور مؤثر اقدام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز اہلِ پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی عربوں کی فوری اعانت کریں۔ مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد دلاتے اور آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد کرتے ہوئے ترغیب دی ہے کہ وہ مجرم صیہونیوں کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں جن کی پشت پناہی امریکہ اور اشتراکی روس اپنی مصالح اور خاص اغراض کے ماتحت کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ضعف اور اضمحلال کا اظہار نہ کریں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے لئے جہاد کے سلسلہ میں عائد شدہ ذمہ داری اپنے سامنے رکھیں یہ ایک نہایت عمدہ لیکچر اور فلسطین اور مسلمانوں کے حق میں نہایت اچھا پروپیگنڈا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری ان نیک آرزوؤں اور عمدہ خواہشات کو جو ہمارے دینِ قویم کے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہیں متحقق فرمائے۔ آمین۔

دمشق کے کثیر الاشاعت اخبار الف باء نے حسب ذیل تبصرہ کیا:۔

"وصلت الينا نسخة من خطبة القاها في لاهور (پاكستان) السيد ميرزا محمود احمد امام الجماعة القاديانية بمناسبة تشكيل دولة صهيونية مزيفة في فلسطين قال فيها:

ومن الغريب ان قضية كشمير وقضية فلسطين عرضتا للبحث والتقليب في زمن واحد ومن العجيب ان قضيتي كشمير وفلسطين يقطنهما قوم واحد اعني بني اسرائيل ومن العجيب العجائب ان جزءاً من هذا القوم الذي كان قد اسلم يجذب اليوم عواطف المسلمين ومواساتهم في قضية كشمير وشطر آخر من القاطنين بفلسطين يقاتل المسلمين مقاتلة المستميت والنصف منهم يقدم الضحايا لاحياء المسلمين والنصف الآخر يبذل مجهوداته لاماتتهم ......

والخطبة مطبوعة في مطبعة الفيض ببغداد قد حمل فيها الخطيب على امريكا وروسيا وحملهما لمناصرتهما الصهيونية۔"

ترجمہ: ہمیں جناب مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیانیہ کے لیکچر کا نسخہ موصول ہوا ہے جو کہ انہوں نے فلسطین میں نام نہاد صیہونی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں دیا ہے آپ اس لیکچر میں فرماتے ہیں ... "یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں ... یہ تعجب انگیز امر ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں۔ اور یہ عجیب تر امر ہے کہ اس قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم مسلمانوں کو مٹانے کے لئے کوششیں کر رہی ہے"......

یہ لیکچر بغداد کے الفیض پریس میں طبع ہوا ہے اور اس میں لیکچرار نے صیہونیت کی پشت پناہی کے باعث امریکہ اور روس دونوں کے خلاف آواز بلند کی ہے۔

اخبار "صوت الاحرار" نے اس انقلاب انگیز مضمون پر حسب ذیل تبصرہ شائع کیا:۔

"الكفر ملة واحدة"

بهذا العنوان القى السيد ميرزا محمود احمد امام الجماعة الاحمدية القاديانية في لاهور (پاكستان) خطبة طويلة يحمل فيها بشدة وعنف على الصهيونية الآثمة المجرمة۔ ولم يخف استغرابه العميق من اجتماع المتناقضات واتحاد الاعداء في سبيل انكار عروبة فلسطين والاعتراف بكيان اليهود الموهوم ويتابع حملته الشديدة ضد السياسة الاستعمارية التي تنشد دوماً وابداً الاستغلال والظلم ثم يقارن موقف هؤلاء المغرضين من قضية فلسطين بموقفهم من قضية كشمير ويخلص الى القول ان لا سبيل الى الاستقلال والخلاص من كل نير اجنبي بغير الاتحاد والتآلف"

مندرجہ بالا عنوان پر جناب مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے لاہور پاکستان میں ایک طویل لیکچر دیا ہے اس لیکچر میں آپ نے پوری قوت سے ظالم صیہونیت پر حملہ کیا ہے اور متضاد کیفیات اور دشمنوں کے اتحاد و اجتماع سے اپنے گہرے تعجب کو پوشیدہ نہیں رہنے دیا مبادا فلسطینی عربوں کے مطالبہ کا انکار اور یہود نامسعود کے موہوم حقوق کا اعتراف کیا جائے آپ اس استعماری سیاست کے خلاف نبرد آزما ہیں جو ہمیشہ ظلم اور ناجائز فائدہ اٹھانے کا اظہار کرتی ہے۔ پھر آپ نے ان

ظالموں کے موقف کا باہمی مقابلہ مسئلہ
فلسطین اور کشمیر سے کیا ہے۔ اس لیکچر
کا خلاصہ یہ ہے کہ سامراجی استعمار سے
آزادی اور نجات اتحاد اور تعاون کے
بغیر ناممکن ہے۔"

(۵)

ان تاریخی حقائق کے بعد یہ بہتان تراشی
کہ حکومت اسرائیل کی فوج میں چھ سو
"پاکستانی قادیانی" بھرتی ہو گئے ہیں کیا یہ
کذب و افتراء نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا
افسانہ ہے جو حقیقت سے عاری ہے اور
تاریخ کو جھٹلانے کے برابر ہے۔ ہم چیلنج
کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ یہ سراسر
جھوٹ ہے اور محض جماعت احمدیہ کے
خلاف فضا کو مکدر اور مسموم کرنے کے
لئے یہ اشتعال انگیز بہتان تراشا گیا
ہے۔ اس من گھڑت جھوٹ کی اشاعت
میں عقل کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے
ایسا الزام اور بہتان عظیم ملک کے خلاف
غداری کے مترادف ہے

(۶)

جیسا کہ سابقہ سطور میں بتایا گیا ہے
کہ اسرائیلی حکومت کا قیام بین الاقوامی
سیاست کی شاطرانہ پالیسی سے ۱۵ مئی
۱۹۴۸ء کو ہوا۔ امام جماعت احمدیہ اس
سیاست کو چیلنج کرتے ہوئے اعلان فرمایا
"یہ سارا نظام جس کو [illegible]
کی مدد سے اور امریکہ کی مدد
سے قائم کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ
مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ
وہ اس کی اینٹ سے اینٹ
بجا دیں اور پھر اس جگہ پر
لا کر مسلمانوں کو بسائیں" دیکھو
حدیثوں میں یہ پیشگوئی آتی ہے
کہ فلسطین کے علاقہ میں اسلامی
لشکر آئے گا"
(تفسیر کبیر)

جس حدیث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے
وہ حدیث یہ ہے:-

عن ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا تقوم الساعۃ
حتی یقاتل المسلمون
الیھود فیقتلھم
المسلمون حتی یختبئ
الیھودی من وراء الحجر
والشجر فیقول الحجر
والشجر یا مسلم یا
عبد اللہ ھذا یھودی
خلفی فتعال فاقتلہ
الا الغرقد فانہ من
شجر الیھود"
(مسلم کتاب الفتن)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں
کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔
کہ قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک
کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے
درمیان جنگ نہ ہو اس جنگ کے
نتیجہ میں مسلمان یہود کو قتل کریں گے
یہاں تک کہ یہودی (حفاظت نفسی
کے لئے) پتھر اور درخت کے پیچھے
پوشیدہ ہو جائے گا پتھر اور
درخت پکار دیں اے مسلمان اے
اللہ کے بندے یہ یہودی میرے
پیچھے ہے آگے بڑھو اور اس
یہودی کو قتل کر سوائے غرقد درخت
کے کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے
اس حدیث کا ایک ایک لفظ بتلا رہا ہے
کہ مسلمانوں اور یہود کے درمیان جنگ
ناگزیر ہے اور اس میں بالآخر فتح مسلمانوں
کو ہو گی اور یہود کو شکست فاش ہو گی
ایسا ہو گا اور ہو کر رہے گا دنیا کی کوئی
طاقت خدائی تقدیر کو بدل نہیں سکتی
حضرت امام جماعت احمدیہ فرماتے
ہیں:-
" اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق
دے گا کہ وہ اس کی اینٹ
سے اینٹ بجا دیں اور پھر
اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو
بسائیں"
ان حقائق کے تحریر کرنے کے بعد ہم چیلنج
کرتے ہیں کہ اس بہتان کا ثبوت
پیش کیا جائے ورنہ جھوٹوں کے لئے
لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی
وعید ہے یہ ہمارا ایمان اور ایقان ہے
کہ خدائے علیم و خبیر موجود ہے۔ اسی
کے دربار میں ہماری فریاد ہے وھو
نعم المولیٰ و نعم النصیر

پاپوا نیوگنی کے ہائی کمشنر سے ملاقات
اور
قرآن کریم اور اسلامی کتب کا تحفہ

محترم مولانا غلام احمد فرخ انچارج مبلغ فجی مشن

پاپوا نیوگنی (PAPUA NEW GUINEA) ماہ ستمبر ۷۵ء
میں آزاد ہوا ہے۔ یہ اس جزیرہ کا نصف
حصہ ہے جو اپنے رقبہ اور وسعت کے لحاظ
سے دنیا کے تمام جزائر میں سے دوسرے درجہ کا
جزیرہ ہے۔ اور نیوگنی کے نام سے مشہور
ہے۔ اور جنوبی بحر الکاہل میں واقع ہے نیوگنی
کا دوسرا حصہ انڈونیشیا کا مقبوضہ ہے
جس کا نام ایرین جایا (IRIAN JAYA)
ہے۔ پاپوا نیوگنی آسٹریلیا کا مقبوضہ تھا
اسی سال ستمبر میں وہ آسٹریلیا سے آزاد
ہو کر مجلس اقوام متحدہ کا رکن بنا ہے۔ پاپوا
نیوگنی کا رقبہ 183540 مربع میل ہے۔ اور
آبادی پچیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس
میں سونے اور تانبے کی کانیں پائی جاتی ہیں
اور زرعی پیداوار میں ربڑ، عمدہ قسم کی لکڑی
چائے، کوکو اور ناریل شامل ہیں۔ باشندوں
کی اکثریت عیسائی مذہب پر ہے باقی
باشندے لامذہب ہیں۔ حکومت کا مذہب
بھی عیسائیت ہے۔ باشندے متعدد اور
مختلف قبائل پر مشتمل ہیں اور ہر قبیلہ کی الگ
زبان ہے ملک میں چھ سو زبانیں بولی جاتی
ہیں پاپوا نیوگنی کے تعلقات حکومت فیجی
سے نہایت خوشگوار اور دوستانہ ہیں
اور صوا (SUVA) دار الحکومت فیجی
میں پاپوا نیوگنی کے ہائی کمشنر کا آفس بھی
قائم کر دیا گیا ہے اور مسٹر ایورٹیس رامنے
(EVERTIUS ROMNEY) ہائی کمشنر
ہو کر آئے ہیں جو مذہباً انگلیکن چرچ سے متعلق ہیں
ہم نے ہائی کمشنر صاحب سے رابطہ
قائم کر کے ان کے ملک کو آزادی حاصل
ہونے پر مبارکباد دینے اور قرآن کریم اور
اسلامی کتب پیش کرنے کے لئے ملاقات
کا وقت حاصل کیا۔ چنانچہ انہوں نے ۱۳ دسمبر
۱۹۷۵ء کو صبح دس بجے ملاقات کا وقت
مقرر فرمایا خاکسار جماعت کے چار احباب کو
بطور وفد ساتھ لیکر سکرنا ہاؤس پہنچا۔
جہاں ان کا آفس ہے۔ ہائی کمشنر صاحب
نہایت پرتپاک طریق پر ہم سے ملے۔ پروگرام
کے مطابق خاکسار نے پہلے قرآن کریم کی
تلاوت کی اور پھر ایڈریس انگریزی میں پڑھا
جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"جناب عالی! ہم جزائر فیجی کے احمدی مسلمان
آپ کو اور آپ کی وساطت سے جملہ باشندگان
پاپوا نیوگنی کو مکمل آزادی حاصل ہونے پر دل
سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ آپ کو دینی و دنیوی برکات سے
نوازے اور ترقی اور کامیابی عطا فرمائے۔
جناب عالی! جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے
ہم سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ
کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام
ہیں۔ آپ قادیان انڈیا میں ۱۸۳۵ء میں
پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں آپ نے وفات
پائی۔ آپ نے دعویٰ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ
کو ان پیشگوئیوں کے عین مطابق مسیح موعود بنا کر
مبعوث فرمایا ہے۔ جو بائیبل اور قرآن کریم
میں بیان کی گئی ہیں۔ آپ نے تمام اقوام عالم
کو مخاطب کیا اور ان کو توحید اور ہدایت
کا راستہ دکھایا۔ آپ کی جماعت آپ کی
تعلیم کے ماتحت دنیا کے تمام باشندوں کے
لئے صلح، امن اور ہمدردیت کی خواہاں ہے اور
اس کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ جماعت
احمدیہ کا ہیڈکوارٹر اب ربوہ پاکستان ہے
ہمارے موجودہ امام اور لیڈر حضرت مرزا
ناصر احمد صاحب ہیں جو حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں جماعت احمدیہ
خدا کے فضل سے دنیا کے اکثر ممالک میں اپنے
تبلیغی مشن قائم کر چکی ہے فیجی میں سلسلہ احمدیہ
کے افراد کافی عرصہ سے موجود ہیں۔ مگر باقاعدہ
مشن ۱۹۶۱ء میں قائم کیا گیا اور اس وقت
سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں
ترقی پر ہے اور نرمی محبت اور حکمت کے ساتھ
تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہے۔
ہم اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں اپنی
مقدس کتاب قرآن کریم اور اسلامی نظریات
پر مشتمل اہم کتب پیش کرنا چاہتے ہیں جو
انگریزی زبان میں ہیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ
قرآن وہ کتاب ہے جو ہمارے پیارے رسول
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ
کی طرف سے بذریعہ وحی نازل کی گئی۔ اس قرآن کریم
میں اصل عربی زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی
ترجمہ دیا گیا ہے تاکہ قرآن کریم کی اصل زبان
بھی قائم رہے اور ترجمہ پڑھنے والے کو
موازنہ اور مقابلہ کرنے میں مدد ملے۔
بالآخر ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہم کو
ملاقات کا موقعہ دیا اور ہم دعا کرتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق و مالک، قادر
مطلق اور رحمٰن و رحیم ہے ہم سب کو سیدھے
راستہ پر گامزن کرے اور دینی و دنیوی
برکات ہم پر نازل فرمائے اور کامیاب
کرے۔ آمین"
ایڈریس کے جواب میں ہائی کمشنر صاحب نے
ہمارے وفد کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور فرمایا
کہ قرآن کریم اور اسلامی کتب کا میں خود بھی
مطالعہ کروں گا اور پھر ان کو سنٹرل لائبریری
میں رکھا جائے گا۔

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۲۳۸۹

میں صدیقہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء محمد قمر صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۹ ماشہ مالیتی -/۴۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صدیقہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء محمد صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد افضل منیر صدر موصیان ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ عطاء محمد ولد عبد الغنی صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۰

میں عزیزہ بیگم زوجہ محمد افضل منیر صاحب قوم ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ ماشے مالیتی -/۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عزیزہ بیگم زوجہ محمد افضل منیر صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ ملک محمد الدین صدر جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد افضل منیر (خاوند موصیہ) ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۱

میں محمد یونس خان ولد فضل محمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت ۱۳ نومبر ۱۹۶۳ء ساکن تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۳ ایکڑ واقع تلونڈی راہوالی مالیتی -/۳۰۰۰۰ روپے۔

۲۔ رہائشی مکان واقع تلونڈی راہوالی مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۵۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد یونس خان ولد فضل محمد خان صاحب تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ میر اللہ بخش صدر جماعت احمدیہ تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۲

میں محمد عالم ولد جمال الدین صاحب قوم بٹ پیشہ مزدوری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بھڑی کلاں ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین سکنی ۱/۲ ۲ مرلہ واقع بھڑی کلاں قیمت موجودہ -/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت مزدوری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد عالم ولد جمال الدین صاحب بھڑی کلاں P.O بھڑی خورد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ سلطان محمد ولد غلام حیدر صاحب مرحوم سیکرٹری مال بھڑی کلاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۳

میں بشیر بیگم بیوہ چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم قوم رائے بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۳۲ روپے تھا جو خاوند کو معاف کیا جا چکا ہے۔

۲۔ زرعی زمین جو خاوند مرحوم کے ترکہ سے ملی ہے ۳/۴ ۱ ایکڑ مالیتی -/۷۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

زرعی زمین سے جو آمد ہوگی میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشیر بیگم بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۴

میں سلطان احمد ولد غلام حیدر صاحب قوم رائے بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھڑی کلاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین واقع بھڑی شاہ رحمان ۱/۲ ۲ ایکڑ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے۔

۲۔ مکان واقع بھڑی شاہ رحمان ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ قیمت -/۲۰۰۰ روپے

۳۔ پلاٹ سکنی ۱/۲ ۴ مرلہ بھڑی شاہ رحمان قیمت -/۳۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سلطان احمد ولد غلام حیدر صاحب بھڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت بھڑی کلاں۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۵

میں فوزیہ جان بنت حکیم عبد الحمید صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فوزیہ جان بنت حکیم عبد الحمید صاحب مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

گواہ شد۔ حکیم عبد الحمید ولد حکیم نظام جان صاحب چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

(باقی)

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے۔ (منیجر)

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ بابت سال ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں:۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں۔

(ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مولف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کرسکے۔

(ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

(د) انگریزی خواں طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہوسکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

(۶ الف) مستحق انعام قرار دئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالہ یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔

مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

درخواست دعائے مغفرت

عاجزہ کے بھائی اور محترم عبدالخالق خان صاحب غوری مرحوم (انجینئر) ناگپوری کے بیٹے مکرم عبدالحمید خان صاحب غوری (صوبیدار پنشنر) جو کہ بہت مخلص احمدی تھے ۷۱ سال کی عمر میں ۱۰ دسمبر ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا تھا اور یہاں پر عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ برادرم مرحوم کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ تین بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی مرحوم کی مغفرت کرے۔ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(عاجزہ:۔ حمیدہ خانم غوری۔ مکان ۱۳/۱۲ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

الفرقان کا نعت نبوی نمبر بلا قیمت طلب فرمائیں

ایسے ستو اصحاب کو جو الفرقان کا دسمبر کا شمارہ نعت نبوی نمبر کسی اپنے دوست کو پڑھانے کا ارادہ رکھتے ہوں اور دس پیسے کا ٹکٹ محصول ڈاک کے لئے روانہ فرمائیں رسالہ الفرقان نعت نبوی نمبر مفت ارسال ہوگا کیونکہ بعض مخیر اصحاب نے ان رسالوں کی قیمت ادا فرمائی ہے۔

(منیجر الفرقان۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ مظفر احمد صاحب بھٹی کے والد مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی آف ربوہ حال کراچی سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(فیاض احمد پوسٹ بکس نمبر ۵۹ چکلالہ۔ راولپنڈی)

۲۔ میری چھوٹی بچی اچانک سیڑھیوں سے گر جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئی اور شدید چوٹیں آئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ایچ نور علی خان محلہ حلقہ سول ٹاؤن۔ لاہور)

۳۔ مجھے گذشتہ ماہ یکے بعد دیگرے ملیریا، ٹائیفائڈ اور پھر نمونیا ہو گیا۔ اہل خانہ بھی بیمار ہو گئے۔ احباب ہم سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ دبیر احمد گوہر چک ۶۷ ایم ایل بھکر)